فقہ اسلامی کی انسائیکلوپیڈیا

ایک عظیم منصوبہ

[موجودہ دور میں اسلامی قانون کو قابلِ عمل بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ اسے نئے سرے سے مدوّن کیا جائے۔ اس وقت ہمارے پاس اسلامی قانون کا جس قدر ذخیرہ موجود ہے وہ قدیم طرز کی فقہی کتابوں میں بکھرا پڑا ہے۔ ان کا اسلوبِ بیان اور اندازِ ترتیب زمانۂ حال کی قانونی زبان اور ترتیب سے یکسر مختلف ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہمارے پڑھے لکھے لوگ عموماً اس فقہی ذخیرے کے متعلق طرح طرح کی بدگمانیاں رکھتے ہیں چنانچہ اس امر کی ایک عرصہ سے بشدت ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ذمہ دار علماء اور ماہرینِ قانون کا ایک بورڈ پورے فقہی سرمایہ کا جائزہ لے اور اس کے مضامین کو موجودہ زمانہ کی قانونی کتابوں کے طرز پر جدید اصطلاحات کی زبان میں از سرِ نو مرتب کرے منتشر مسائل کو ایک ایک عنوان کے تحت جمع کرے، فہرستوں اور انڈکسوں کے ذریعے اس مواد کو سہل الحصول بنائے۔ لیکن یہ کام جس قدر ژرف نگاہی محنت، وقت اور مالی وسائل کی فراوانی چاہتا ہے اس کے پیش نظر کسی ادارے کے لیے اس کا بیڑہ اٹھانا آسان نہیں تھا۔

شام یونیورسٹی کا نوخیز شریعت کالج، جو چار سال سے فقہ و شریعت کے میدان میں مفید خدمات سرانجام دے رہا ہے، اس لحاظ سے تمام ملتِ اسلامی کے شکریہ کا مستحق ہے کہ اس نے اس اہم ملی فریضہ کو سرانجام دینے کا بیڑہ اٹھایا ہے اور فقہ اسلامی کو جدید سائنٹفک طرز کے مطابق انسائیکلوپیڈیا کی صورت میں مرتب کرنے کا آغاز کر دیا ہے انسائیکلو پیڈیا کی تدوین و تالیف کے پورے کام کی نگرانی اور رہنمائی کے لیے جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے

شریعت کالج کے سابق پرنسپل ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی اس کے چیئرمین مقرر ہوئے ہیں کمیٹی کی طرف سے انسائیکلوپیڈیا کی اسکیم پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے دنیا بھر کے نمایاں اہل علم حضرات کے پاس بھیجی گئی ہے اور اس سلسلے میں ان سے تجاویز اور مشورے اور ہر ممکن تعاون کی درخواست کی گئی ہے۔ اسکیم کی ایک کاپی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے پاس بھی آئی ہے، مولانا محترم نے ڈاکٹر سباعی صاحب کو اس عظیم الشان اقدام پر مبارک باد بھیجنے کے ساتھ اپنی طرف سے ہر طرح کے تعاون و مساعدت کا یقین دلایا ہے۔ اور اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کو بھی توجہ دلائیں گے کہ وہ اس کام میں آپ سے تعاون کریں اور اس انسائیکلوپیڈیا کو عربی کے ساتھ ساتھ اردو اور انگریزی زبان میں بھی شائع کرنے کا انتظام کریں۔ مولانا نے کمیٹی کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے کہ انسائیکلوپیڈیا کے تمام موضوع عالم اسلامی کے ثقہ اور محقق علماء سے لکھوائے جائیں تاکہ یہ مجموعہ بحث و تحقیق اور تجزیہ و تحلیل میں ہر لحاظ سے قابلِ اطمینان ہو۔ انسائیکلوپیڈیا کی پوری اسکیم ذیل میں درج کی جاتی ہے تاکہ پاکستان کے اہلِ علم حضرات بھی اس کا بنظرِ غائر مطالعہ کریں اور اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں پورا پورا تعاون کریں یہ تمام ملتِ اسلامی کا مشترک کام ہے جیسا کہ اسکیم کے آخر میں بتایا گیا ہے "فقہی انسائیکلوپیڈیا کی تالیف کسی ایک ملک کے اہلِ علم تک محدود نہیں رکھی جاسکتی بلکہ اس میں تمام عالم اسلامی کے ذی استطاعت اور باصلاحیت اہل علم کی شرکت لازمی ہوگی" ۔ [غ - ح]

فقہائے اسلام گزشتہ تیرہ صدیوں میں پوری محنت و ذکاوت اور دیدہ وری کے ساتھ اپنا فریضہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے کہ فقہ اسلامی نے فکر و تحقیق اور اجتہاد کے میدان میں اس قدر وسیع لٹریچر فراہم کر دیا ہے جس کی قدیم دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

اس لٹریچر میں جن بلند پایہ علماء کے نتائج کاوش شامل ہیں وہ اس کامل یقین کے ساتھ یہ تحقیقی کام سرانجام دیتے رہے ہیں کہ یہ نہ صرف ایک علمی خدمت ہے بلکہ دینی اور ملی فریضہ بھی ہے۔ لیکن جب دورِ حاضر کی آمد ہوئی اور اس کے ساتھ نئے قوانین وجود میں آگئے تو لوگ تمام تر ان کی جانب لپک گئے اور اسلامی فقہ علماء کے ایک مخصوص گروہ کے اندر محدود ہو کر رہ گئی۔ رہے علمِ قانون سے وابستگی رکھنے والے دوسرے لوگ تو فقہی کتابوں سے اُن کا سرے سے کوئی مس ہی نہ رہا کیونکہ ان کتابوں کی ترتیب و تبویب جس طرز کی ہے اور ان میں مضامین جس زبان اور اندازِ بیان میں ادا ہوئے ہیں وہ ان کے لیے بالکل غیر مانوس تھا۔ چنانچہ زمانے نے جونہی کچھ اور پیش قدمی کی تو بعض لوگ اس گمان میں مبتلا ہو گئے کہ اسلامی فقہ زمانے کی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اور وقت کا قافلہ جس مقام پر پہنچ چکا ہے یہ اُس سے کہیں پیچھے ہے۔ اس گمانِ محض کے شکار ہونے والوں میں اگرچہ ہمارے ملک کے بعض اہلِ قانون بھی آگئے ہیں اور اس کا سبب محض ان کی فقہ سے بے تعلقی ہے لیکن دراصل یہ خیال مغرب کے اکثر محققین کے ذہن کی پیداوار ہے جو اس تصور پر جمے ہوئے ہیں کہ جس دَور میں ہم جی رہے ہیں، فقہ اسلامی کا اس دَور سے سرے سے کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔

پیرس کانفرنس میں انسائیکلوپیڈیا کی تالیف کی تجویز جولائی ۱۹۵۱ء میں پیرس یونیورسٹی کے لاء کالج میں "ہفتۂ فقہ اسلامی" کے نام سے فقہ پر غور و خوض کے لیے ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ اپنی نوعیت کی دوسری کانفرنس تھی اور اس کا اہتمام قانون کے تقابلی مطالعہ کی بین الاقوامی اکیڈیمی (INTERNATIONAL ACADEMY OF COMPARITIV STUDY OF LAW) کے شعبۂ قانونِ مشرق کی جانب سے ہوا تھا۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے فرانسیسی ماہرینِ قانون اور مستشرقین کے سامنے پانچ فقہی موضوع زیرِ بحث آئے۔ جو مذکورہ اکیڈیمی کے دفتر ہی کی طرف سے بحث کی خاطر مقرر کیے گئے تھے۔ وہ پانچ موضوع یہ تھے:

- شخصی ملکیت کا جواز
- مصلحتِ عامہ کے تحت شخصی ملکیت کا خاتمہ

• فوجداری قانون میں نظریہ مسئولیت

• اجتہادی مذاہب کا ایک دوسرے پر اثر انداز ہونا۔

• اسلام میں سود کا تصور

ان موضوعات پر تمام تقریریں فرانسیسی زبان میں ہوئیں اور ان میں فقہائے اسلام کی فقہی بحثوں کو نہایت خوبی سے عصری اسلوب میں پیش کیا گیا جنہوں نے شرکا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ان میں سے ایک صاحب جو پیرس کی بار ایسوسی ایشن کے صدر رہ چکے تھے بے اختیار حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بولے :

"اب تک تو ہمارے سامنے یہ بیان کیا جاتا رہا ہے کہ فقہ اسلامی ایک جامد شے ہے، اس کے اندر کسی ایسے قانون کا ماخذ بننے کی صلاحیت نہیں ہے جو جدید سوسائٹی کی تبدیل ضروریات کو پورا کر سکے۔ مگر اب ہم ان تقریروں اور بحثوں میں جن خیالات کو سن رہے ہیں وہ اپنے دلائل کے لحاظ سے پہلے خیال کی صاف نفی کرتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان دونوں خیالوں کو کس طرح باہم تطبیق دوں"۔

یہ قانون دان گویا اپنے تمام ساتھیوں کی ترجمانی کر رہا تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر تمام شرکاء اس رائے پر متفق ہوئے کہ "قانون" کو اسلامی فقہ سے ضرور مستفید ہونا چاہیے۔ بلکہ انہوں نے فقہ اسلامی کی قدر و قیمت کا اعتراف کرتے ہوئے بالاتفاق یہ قرارداد پاس کی:

"ہفتہ فقہ اسلامی کے دوران جن فقہی مضامین کو پیش کیا گیا ہے اور ان پر جو بحثیں کی گئی ہیں ان سے مختصر طور پر یہ واضح ہو گیا ہے کہ :

ا ۔ فقہ اسلامی کے اصول و مبادی بلاشبہ تشریعی اور قانونی قدر و قیمت (LEGAL VALUE) رکھتے ہیں۔

ب ۔ قانونِ اسلامی کے اس بیش بہا ذخیرہ میں مختلف مذاہب فقہیہ کے باہمی اختلافات اپنے دامن میں قانونی معلومات اور اصولِ قانون کی حیرت انگیز دولت سمیٹے ہوئے

ہیں جن کی مدد سے فقہ اسلامی آج بھی عہدِ حاضر کے تمام تقاضوں کو پورا کر سکتی ہے۔

چنانچہ مذکورہ بالا فوائد کی بنیاد پر شرکائے مؤتمر کی خواہش ہے کہ ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو فقہِ اسلامی کی ایک ایسی قاموس تیار کرے جو فقہی تالیفات کی طرف رجوع کرنے کا راستہ آسان کر دے۔ اس کی صورت فقہی انسائیکلوپیڈیا کی ہو جس میں قانونِ اسلامی سے متعلق پورے مواد کو بطرزِ جدید پیش کیا گیا ہو۔"

اس تجویز کے حق میں یہ پہلی آواز نہیں اٹھی ہے بلکہ اس سے قبل خود مسلمانوں کے اندر سے بعض محققین اور ماہرینِ فقہ بھی اس طرح کی تجاویز پیش کر چکے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ مختلف مقامات سے اس طرح کی آوازوں کا اٹھنا اس امر کی دلیل ہے کہ فقہ اسلامی کی تدوین جدید ہمہ گیر طور پر ایک ناگزیر ضرورت اور بین الاقوامی خواہش بن چکی ہے۔ ایک طرف اسلام کا یہ غیر فانی سرمایۂ قانون ہے جو کتبِ فقہ کے اوراق میں منتشر لیکن بالکل گمنامی کی شکل میں پڑا ہے حتیٰ کہ بڑی بڑی یجسلیچروں اور ائمۂ قانون کی نگاہوں سے بھی اوجھل ہے۔ اور دوسری جانب قانون کے تقابلی مطالعہ و تحقیق پر جو کام ہو رہا ہے اس میں فقہ اسلامی کو وہ حیثیت نہیں دی جا رہی جس کی وہ مستحق ہے۔ بلکہ ہمارے ہاں جس قدر قانون سازی ہو رہی ہے اس کا بیشتر حصہ فقہ اسلامی کی بنیادوں سے ہٹا ہوا ہے[1] اور اگر کچھ اربابِ تحقیق فقہ اسلامی سے استفادہ کے لیے کتابوں کو ہاتھ لگاتے ہیں تو اکثر حالات میں بجز محنت و مشقت انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا اور وہ بالآخر تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

شریعت کالج دمشق کا قابلِ قدر اقدام | مذکورۂ بالا کانفرنس کی قرارداد کو طویل عرصہ گزر چکا ہے، لیکن آج تک کسی بھی عرب حکومت نے، اور بالخصوص ان حکومتوں نے جنہوں نے اپنے مندوبین بھیج کر اس مؤتمر

[1] یہ اشارہ ہے اس امر کی جانب کہ شام کے دستور میں باقاعدہ یہ تصریح موجود ہے کہ قانون سازی کا ماخذ اسلامی شریعت ہو گی۔ لیکن اسلامی شریعت کو مکمل طور پر ہر پہلو سے ملکی قانون سازی پر غالب نہیں کیا گیا۔ شام کے اہلِ علم حضرات کی جانب سے اسلامی شریعت کے کلی نفاذ کے لیے پوری کوشش ہو رہی تھی کہ مصر و شام کا اتحاد وجود میں آ گیا اور شام کا مستقل دستور منسوخ کر دیا گیا اور اس کے بجائے متحدہ جمہوریہ کے دونوں حصوں میں ایک عارضی دستور نافذ کر دیا گیا جو تاحال جاری ہے۔ (مترجم)

میں حصہ لیا تھا، اس بارے میں مستعدی کا اظہار نہیں کیا اور نہ کسی یونیورسٹی یا اکیڈیمی ہی کے اندر اس آرزو کو بر لانے کی تحریک پیدا ہوئی۔

شریعت کالج (شام یونیورسٹی) کی تاسیس ۱۹۵۵ء میں ہوئی ہے۔ یہ نو مولود کالج اپنی طرزِ تعلیم اور اپنے تدریسی ماحول کے لحاظ سے بالکل منفرد ہے۔ اور اس کے سامنے جس دشوار گزار مہم کو سر کرنے کا پروگرام ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ مکمل یکسوئی کے ساتھ اپنی تعلیم و تدریس میں منہمک رہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اس کالج نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر فقہی انسائیکلو پیڈیا کی تالیف کا بار اپنے کندھوں پر اٹھالیا ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ اس کام کے ذریعے وہ تہذیب و علم اور فقہ کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے گا۔

اس سلسلے میں شریعت کالج نے آغازِ کار میں جو سعی و جہد کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

سب سے پہلے انسائیکلو پیڈیا کی تالیف و اشاعت کے بارے میں ایک جامع اسکیم تیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل کی گئی تاکہ کام کو نظم و نسق کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے اور حکومت کی تائید اور مالی امداد بھی حاصل کر لی جائے۔ کمیٹی نے اپنے متعدد اجلاسوں میں تبادلۂ خیال کرنے کے بعد اور مختلف طریقہ ہائے کار کا جائزہ لینے کے بعد ایک اسکیم مرتب کی۔ ۳ مئی ۱۹۵۶ء کو حکومتِ شام نے ایک فرمان کے ذریعے اس اسکیم کی منظوری دے دی۔ اس میں یہ واضح کر دیا گیا کہ شریعت کالج فقہی علوم کی ایک انسائیکلو پیڈیا مدون کرے جس میں مسلمانوں کے تمام مذاہب کی فقہ کے مباحث کو شامل کیا جائے اور اسے مروجہ قانونی انسائیکلو پیڈیا کے ڈھنگ پر اس طرح مرتب کیا جائے کہ اس میں اسلامی فقہ کو جدید سائنٹفک انداز میں پیش کیا گیا ہو۔ ہر موضوع میں فقہ اسلامی کی طرف رجوع کرنا انتہائی حد تک آسان کر دیا گیا ہو، اور اہلِ تحقیق کے لیے فقہ کے اصل مآخذ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے وہ ایک بہترین گائیڈ کا کام دے۔ نیز اسکیم میں "فقہی انسائیکلو پیڈیا کمیٹی" کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا جو انسائیکلو پیڈیا کی تالیف کے بنیادی خطوط مرتب کرے۔ اس حکم کے مطابق شام یونیورسٹی کے سینٹ نے شریعت کالج کی تجویز کی روشنی میں مندرجہ ذیل اصحاب کی ایک کمیٹی نامزد کی:

(۱) ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی سابق پرنسپل شریعت کالج شام۔ (۲) ڈاکٹر احمد السمان پرنسپل لا کالج شام۔ (۳) پروفیسر مصطفیٰ زرقا استاذ سول لا و قانونِ اسلامی لا کالج شام (۴) ڈاکٹر معروف الدوالیبی ایل ایل ڈی (پیرس یونیورسٹی)، استاذ قانون اسلامی شریعت کالج شام (۵) ڈاکٹر یوسف العش۔[1]

اس کمیٹی نے متعدد اجلاس منعقد کیے، موجودہ تمام قانونی دائرہ ہائے معارف (ENCYCLO-PEDIAS OF LOW) کے سسٹم اور اسالیب کا مطالعہ کیا اور فقہ کے مباحث و ابواب سے ان کا موازنہ کیا۔ مشہور و معروف قانون دانوں اور علمائے فقہ سے ربط قائم کیا۔ اور طویل بحث و تمحیص کے بعد کام کے مرحلۂ اوّل کیلئے ذیل کے دو پروگرام بروئے عمل لانے کا فیصلہ کیا:

۱۔ جن موضوعات کو انسائیکلو پیڈیا میں درج کیا جائے ان کو یک لفظی عنوان کے تحت معین کیا جائے۔ یہ موضوعات فقہ اسلامی کے مروجہ ابواب تک محدود نہ رکھے جائیں بلکہ جزئی مباحث کے لیے بھی مستقل عنوانات رکھے جائیں تاکہ انسائیکلو پیڈیا کی طرف رجوع کرنے والا جس خاص مضمون کا طلبگار ہو اُسے اپنی جگہ پر ایک مستقل اور جداگانہ مقالے کی صورت میں پائے۔

۲۔ فقہ کی قابلِ اعتماد اُمہاتِ کتب کے موضوعات کی ایک فہرست تیار کی جائے جو حروفِ تہجّی کی ترتیب پر ہو، تاکہ اس دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) کی تحریر میں حصہ لینے والوں کو مطلوبہ مواد کی جانب رہنمائی مل سکے اور کتبِ فقہ میں جہاں جہاں کسی موضوع سے متعلق کلام کیا گیا ہے ان مقامات کی نشاندہی بآسانی ہو جائے۔ اس نوعیت کا انڈکس بن جانے سے خود انسائیکلوپیڈیا کے عنوانات کی فہرست بھی بڑی سہولت سے مرتب ہو جائیگی۔

اس انڈکس کی تیاری کے سلسلے میں انسائیکلو پیڈیا کمیٹی نے فقہ کی امہاتِ کتب کا جائزہ لیا اور ان میں سے ایک نہایت عمدہ کتاب "المحلّٰی" کا انتخاب کیا۔ یہ کتاب علامہ ابن حزم (متوفی ۴۵۶ھ)

---

[1] ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء کو ایک فیصلہ کی رو سے ڈاکٹر محمد زکی عبدالبر اور پروفیسر منتصر الکتانی کو بھی کمیٹی کا ممبر نامزد کر دیا گیا۔ لا کالج اور شریعت کالج کے پرنسپل اپنے عہدے کے اختیار سے اس کمیٹی کے ممبر اور شام یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر حکمت ہاشم اس کے اعزازی صدر مقرر کیے گئے۔

کی تالیف ہے اور فقہی مضامین کا نہایت جامع مجموعہ ہے۔ اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں فقہی اصطلاحات کے مفہوم اور حدود کو بڑی وضاحت کے ساتھ متعین کیا گیا ہے اور ان کے نازک سے نازک فرق ملحوظ رکھے گئے ہیں۔ موضوعات کی فہرست مرتب کرنے میں یہ کتاب ہمیں شاہ کلید کا کام دے سکتی ہے۔ خوش قسمتی سے ہمیں ایک ایسے عالم کی خدمات میسر آگئیں جو اس کتاب پر گہری نظر رکھتے ہیں اور وہ ہمارے شریعت کالج کے ایک پروفیسر استاذ منتصر الکتانی ہیں۔ کمیٹی نے اس کتاب کے تفصیلی انڈکس کا کام موصوف کے سپرد کیا تھا۔ انھوں نے دن رات کی محنتِ شاقہ کے بعد ایک نہایت کامیاب انڈکس تیار کر دیا جسے المحلّٰی کا خلاصہ کہنا درست ہوگا۔ انڈکس کی ترتیب حروفِ تہجی کے لحاظ کر دی گئی ہے۔ اور وہ فقہ کے پورے الفاظ و اصطلاحات پر حاوی ہے۔ یہ انڈکس عنقریب شائع کر کے دائرۃ المعارف کے فاضل مصنفین تک پہنچا دیا جائے گا۔

اسی نوعیت کے انڈکس کے لیے ایک اور کتاب کمیٹی نے منتخب کر لی ہے۔ یہ کتاب حاشیہ ابن عابدین ہے جو فقہ حنفی کے تمام موضوعات و اجتہادات پر حاوی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہ کتاب مذہب حنفی کی تمام کتابوں کا ایک جامع ملخص ہے۔ کمیٹی اس کتاب کے انڈکس کو بھی قلیل مدت میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ممکنہ وسائل پر غور کر رہی ہے۔

اس جلیل القدر اسکیم کو روبعمل لانے کے لیے انسائیکلو پیڈیا کمیٹی نے ڈاکٹر محمد زکی عبدالبر سے مدد لینے کا فیصلہ کیا۔ جو قاہرہ کی ابتدائی عدالت (COURT OF FIRST INSTANCE) کے مجسٹریٹ ہیں۔ موصوف ایک مدت سے جدید قانون اور فقہ اسلامی کے متقابل مطالعہ میں مشغول رہے ہیں اور انہیں اس انسائیکلو پیڈیا کی تجویز سے بھی گہری دلچسپی ہے۔ کمیٹی کی درخواست پر حکومت مصر نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات شریعت کالج (دمشق) اور انسائیکلو پیڈیا کمیٹی کے حوالہ کر دیں اور دسمبر ۵۸ء میں انہوں نے دمشق منتقل ہو کر انسائیکلو پیڈیا کی پوری اسکیم کا خاکہ مرتب کرنا شروع کر دیا۔

اب ان کی رپورٹ کے مطابق آخری شکل میں جو اسکیم کمیٹی نے منظور کی ہے وہ حسب ذیل ہے:

انسائیکلو پیڈیا کی غرض و غایت انسائیکلو پیڈیا کی تدوین کا مقصد یہ ہے کہ ہر مذہب کی فقہی

کتابوں میں جس قدر فقہی احکام کا ذخیرہ بکھرا پڑا ہے اُسے ایسے منظم طریقے سے جمع کر دیا جائے کہ محققین اور قانون ساز حضرات کے لیے فقہی مواد و مضامین سہل الحصول ہو جائیں اور فقہ کا وسیع تر مطالعہ کرنے والوں کے لیے اس میں اصل مآخذ و مصادر کی رہنمائی موجود ہو۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ نہ کوئی اجتہادی کوشش ہے اور نہ غیر اسلامی قوانین سے اسلامی قانون کا موازنہ پیشِ نظر ہے۔ بلکہ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے اس کی غایت محض اب تک کے پورے فقہی مواد کو ایک نظم کے تحت لانا اور اس سے استفادے کو ہر لحاظ سے آسان بنانا ہے۔ طریقِ کار کے اس بنیادی قاعدے کی رُو سے یہ انسائیکلوپیڈیا مصنفین کے اپنے اجتہادات اور غیر اسلامی قوانین کے ساتھ فقہ اسلامی کے موازنے سے خالی ہو گی، اگرچہ خال خال مقامات اس سے مستثنیٰ بھی ہو سکتے ہیں۔

اس طرح سے یہ انسائیکلوپیڈیا اگلے قدم — یعنی جدید ضروریات پر فقہ اسلامی کو منطبق کرنے اور اسلامی ممالک میں اسے قانون سازی کا ماخذ بنانے — کے لیے بنیاد کا کام دے گی ان شاء اللہ۔

فقہی مذاہب

مذکورہ مقصد کی رُو سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ حتی الامکان انسائیکلوپیڈیا کا تمام فقہی مذاہب اور مدرسہ ہائے فکر پر حاوی ہونا ضروری ہے۔ چونکہ ہمارا فقہی سرمایہ کسی ایک مذہب تک محدود نہیں ہے اور نہ ہی صرف ایک مذہب ہمارے مختلف ممالک کی تشریعی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے اس لیے لازم ہے کہ انسائیکلوپیڈیا میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مذاہب کے ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً ظاہری، زیدی، امامی (اثنا عشری)، اور اباضی (خارجی) بھی شامل کیے جائیں۔ البتہ غیر ضروری تکرار سے بچنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جائے گا کہ کسی فقہی موضوع کو بیان کرنے کے لیے ایک مذہب کو بنیاد کے طور پر لیا جائے اور پھر اس مذہب اور دوسرے مذاہب کے مابین جو اختلافات ہوں اُن کو الگ الگ بیان کر دیا جائے۔

چونکہ ہمارے ملک (شام) کا عام مذہب فقہ حنفی پر قائم ہے اس لیے اولیٰ یہی ہے کہ قاعدۂ عام کی حیثیت سے اسے ہی اساسی مذہب قرار دیا جائے اور دوسرے مذاہب کی آراء کو اختلافی نوٹس کی صورت میں درج کر دیا جائے۔ لیکن اس کا یہ مدعا بھی نہیں ہے کہ کسی خاص موضوع میں اقتضائے

مبحث کے باوجود مذہب حنفی کے سوا کسی دوسرے مذہب کو سرے سے بنیاد ہی نہیں قرار دیا جائیگا۔ مثلاً مذہب حنفی میں اگر کوئی مسئلہ مفصل نہیں ہے اور دوسرے کسی مذہب میں اس پر وسیع بحث کی گئی ہے اور بہتر یہ خیال کیا جائے کہ اس مسئلہ کو وسیع ترین حدود کے ساتھ پیش کیا جائے تو اس صورت میں اسی مذہب کو بنائے بحث بنایا جائے گا جو زیادہ مفصل ہے۔ اس کی مثال شروطِ عقود کا مسئلہ ہے۔ مذہب حنفی میں عقود کی شروط صحیحہ کا دائرہ دوسرے تمام مذاہب مثلاً حنبلیہ وغیرہ سے تنگ ہے۔ اب درست یہ ہوگا کہ حنبلی اجتہاد کو بنیاد بنا کر موضوع کو بیان کیا جائے اور دوسرے مذاہب کے اختلافی نکات الگ درج کر دیئے جائیں۔

طریقۂ تدوین | انسائیکلوپیڈیا فقہ اسلامی کے تمام ابواب: عبادات، معاملات، جنایات وغیرہ پر مشتمل ہوگی تاکہ یہ مجموعہ ہر لحاظ سے جامع اور ہمہ گیر ہو۔ مواد کی ترتیب کے سلسلے میں کئی طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں، ایک طریقہ یہ ہے کہ کتاب کے کئی حصے ہوں اور عبادات، معاملات اور جنایات وغیرہ میں سے ہر ایک اس کے علیحدہ حصوں میں بیان کیے جائیں (جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں ہوتے ہیں)۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مختلف ابواب فقہ کو مستقل اور الگ الگ اجزاء میں بیان کرنے کے بجائے پوری انسائیکلوپیڈیا کو جامع اور مشترک صورت میں مدوّن کیا جائے۔ اور کسی مضمون کو تلاش کرنے کے لیے فقہی باب یا موضوع کے بجائے فقہی اصطلاح کے پہلے حرف کی جانب رجوع کیا جائے۔ مثلاً ابراء، اجارہ، استبراء، استحاضہ کے مسائل حرف الف میں درج ہوں اور حج، حد، حکم، حق حرف ح کے تحت مذکور ہوں۔ انسائیکلوپیڈیا کمیٹی نے دوسرے طریقے کو ترجیح دی ہے۔

ترتیب | (۱) دائرۃ المعارف کی تقسیم حروف تہجی کے مطابق ہوگی۔

(۲) ہر مضمون متعلقہ فقہی اصطلاح کے حرفِ اوّل کے تحت ملے گا۔ مثلاً اجارہ کا بیان حرف الف کے تحت بیع کا حرف ب اور صلوٰۃ کا حرف ص کے تحت درج ہوگا۔ ترتیب میں لفظ کے حرف اوّل اور پھر اس کے قریبی حرف کی رعایت مسلسل قائم رہے گی۔

(۳) چونکہ انسائیکلوپیڈیا احکامِ فقہ کا مجموعہ ہوگی، محض لغوی قاموس نہیں ہوگی اس لیے کسی

لفظ کے حرفِ اوّل کی تعیین میں اصل فقہی اصطلاح کا لحاظ ہوگا اس کے مادہ یا مصدر کا اعتبار نہ ہوگا۔ مثلاً "استصناع" کا بیان حرف صاد (جو کہ اس کے مصدر کا حرفِ اوّل ہے) کے بجائے حرف الف میں مذکور ہوگا۔ البتہ حسبِ ضرورت اور تسہیل مراجعت کی خاطر ایسے کلمات کو جن میں حروف زائدہ پائے جاتے ہوں اصل حرف کے تحت درج کر دیا جائے گا اور ساتھ ہی اصل لفظ کا حوالہ دے دیا جائے گا۔ مثلاً استصناع (جو کہ ایک فقہی اصطلاح ہے) کو اس کے اصل مادہ "صنع" کے تحت حرف صاد میں ذکر کر کے اصل لفظ کا جو حرف الف کے تحت ہوگا حوالہ دے دیا جائے گا۔ وہاں ہی اس کے جملہ احکام و مسائل مندرج ہوں گے۔

(۴) ہر موضوع کے خاتمۂ بحث پر اس موضوع سے مشابہت یا قریبی تعلق رکھنے والے مضامین کا حوالہ دے دیا جائے گا۔ مثلاً "بیع" کے آخر میں مُقایضہ، سَلَم، صرف وغیرہ کے مباحث کا حوالہ دے دیا جائے گا۔

تقسیم موضوعات | تمام موضوعات کو تین قسموں پر منقسم کیا جائے گا:

(۱) جامع موضوعات جیسے بیع وغیرہ (۲) ضمنی موضوعات۔ یہ موضوعات اگرچہ جامع موضوعات ہی میں داخل ہوں گے لیکن چونکہ ان کا اپنا ایک مستقل وجود بھی ہے اس لیے ان کے ضمنا جداگانہ مبحث قائم کیے جائیں گے۔ مثلاً مسئلۂ خیار ہے۔ یہ ایک جامع موضوع "بیع" میں داخل ہے لیکن چونکہ یہ اپنی ذات میں بھی ایک مستقل موضوع ہے اس لیے بہتر یہ ہوگا کہ اسے مستقل مادے کی شکل میں بیان کیا جائے۔ (۳) موادِ حوالہ۔ یہ مواد اگرچہ قسم اوّل اور قسم دوم میں ہی داخل ہے، لیکن قارئین کی سہولت کے لیے اسے الگ اپنے حرف کے تحت درج کر کے اصل مقام کی جانب راجع کر دیا جائے گا۔ مثلاً لفظ "ثمن" کو حرف میم میں درج کر کے "مبیع" کا حوالہ دے دیا جائے گا جہاں اس کی اصل بحث ہوگی (ثمن اور مبیع دونوں دراصل ایک ہی مضمون کے دو اصطلاحی نام ہیں)

کتبِ مآخذ | ہر فقہی بحث کے لیے مآخذ کی ایک فہرست تیار کی جائے گی۔ اس بحث کے مصنّف کو کم ازکم ان مآخذ کی جانب رجوع کرنا لازمی ہوگا۔ کتابوں کے انتخاب میں اس امر کا پورا پورا

لحاظ رکھا جائے گا کہ وہ جامع، قابلِ اعتماد اور متنوع ہوں اور متعلقہ بحث کے لیے کم از کم ضروری حد تک مرجع بننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ ان مآخذ کے اڈیشن بھی متعین کر دیئے جائیں گے تاکہ پورے دائرۃ المعارف میں وحدت و یگانگت قائم رہے۔

ہر موضوع کی ترتیب کا نظام | انسائیکلوپیڈیا کو منظم شکل میں لانے کے لیے ضروری ہے کہ مصنفین اور مقالہ نگاروں کی تحریر اور ترتیبِ مواد میں ہم آہنگی ہو۔ چنانچہ اس کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ موضوع کی ابتدا میں چھوٹے حروف میں تمام نقاطِ بحث بیان کر دیئے جائیں جن میں پہلے مسائلِ عامہ کا ذکر ہو اور پھر ان کی فروعات کا۔ بعد میں ان تمام مصادر و مآخذ کا حوالہ دے دیا جائے جن کی طرف زیرِ ترتیب مقالہ میں رجوع کیا گیا ہو۔ حوالہ میں کتاب کے جزء اور اڈیشن کے ذکر کا اہتمام ضروری ہے۔ اس ابتدائیہ کے بعد موضوع کی تفصیلات بیان کی جائیں۔ اثنائے بحث میں اگر کوئی ایسا ضمنی اور فرعی موضوع چھڑ جائے جس کی تفصیل انسائیکلوپیڈیا میں کسی دوسرے مقام پر بھی وارد ہوئی ہو تو اس کی جانب بھی اشارہ کر دیا جائے۔ خاتمۂ بحث پر موضوع سے ملتے جلتے موضوعات کی جانب توجہ دلا دی جائے۔

مبحث کی خاکہ بندی | چونکہ فقہ اسلامی کا مواد بالعموم مخلوط و متداخل صورت میں ہے اس لیے انسائیکلوپیڈیا کمیٹی بذاتِ خود یا اپنے ارکان میں سے کسی ایک کو منتخب کر کے یا کسی باہر کے اہلِ علم کی خدمات حاصل کر کے ہر موضوع کے لیے خطوطِ بحث تیار کروائے گی اور مقالہ نگار کو لکھنے کے پورے نقشۂ کار سے آگاہ کرے گی۔ بلکہ ہر موضوع کے مشابہ اور ضمنی و فرعی موضوعات کی بھی نشاندہی کر دے گی تاکہ مقالہ نگار پیشِ نظر بحث کی حدود کو پہچان سکے۔ اس سلسلے میں ہر مقالہ نگار بھی منصوبہ بندی کے بارے میں کمیٹی کو اپنی ترمیمی آراء سے اور تجاویز سے آگاہ کر سکتا ہے جنہیں وہ مناسب خیال کرتا ہے۔ خاص حالات میں کمیٹی بحث کی خاکہ بندی خود مقالہ نگار ہی کے سپرد کر سکتی ہے۔ اس صورت میں مقالہ نگار کو چاہیے کہ وہ پورا خاکہ کمیٹی کو بھیج دے۔ کمیٹی اُسے بعینہٖ یا ضروری ترمیم کے ساتھ منظور کر کے واپس بھیج دے گی

مقالہ نگار اس امر کا خاص خیال رکھے کہ اسلوب تحریر سلیس ہو اور لفظی تعقید سے خالی ہو بہتر یہ ہے کہ حتی الامکان کتب فقہ کی اصل عبارات کو استعمال کیا جائے۔ بشرطیکہ اس عبارت سے بلا تکلف مفہوم کی وضاحت ہوتی ہو۔ ایسی عبارت کو اپنے الفاظ میں قوسین کے اندر نقل کر کے اصل ماخذ کا حوالہ دے دیا جائے۔

کمیٹی کے اختیارات انسائیکلو پیڈیا کمیٹی کے پاس جس قدر لکھے ہوئے مقالات و مباحث آئیں گے وہ ان پر نظر ثانی کرے گی اور اسے کامل اختیار ہوگا کہ کسی مقالے کو مختصر کر سکے یا مناسب سمجھے تو اس میں حذف و اضافہ کر سکے۔ اس سے مقصد صرف انسائیکلو پیڈیا کے پورے مواد میں تنظیم و تنسیق ہے۔ جب تک یہ مقصد پیش نظر ہے کسی مقالہ نگار کی توہین و استخفاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پورے کام کے مراحل (۱) پہلا مرحلہ: اس مرحلہ میں فقہ اسلامی کے الفاظ و اصطلاحات جمع کیے جائیں گے۔ یہ الفاظ و اصطلاحات مذاہب اربعہ کی معروف کتابوں سے لیے جائیں گے۔ اس میں ہر مذہب کی ایک سے زائد کتابوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(۲) دوسرا مرحلہ: اس مرحلے میں جمع شدہ الفاظ و اصطلاحات کی روشنی میں مباحث کے خطوط واضح کیے جائیں گے۔ (یعنی ہر مقالہ کی علیحدہ علیحدہ خاکہ بندی ہوگی)

(۳) تیسرا مرحلہ۔ اس مرحلے میں مقررہ خاکوں کے مطابق منتخب اہل علم و ارباب فضل سے مباحث لکھوائے جائیں گے۔

(۴) چوتھا مرحلہ: اس مرحلے میں کمیٹی تیار شدہ مباحث پر نظر ثانی کرے گی۔ اور ان کے اندر ہم آہنگی پیدا کر کے آخری شکل دے کر زیر طباعت مواد میں شامل کرے گی۔

اس وقت کمیٹی مرحلۂ اوّل کو عبور کر رہی ہے۔ اور اس نے الفاظ و اصطلاحات کی جمع و ترتیب کا کام ڈاکٹر محمد زکی عبدالبر کے سپرد کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر موصوف اپنے کام کا بیشتر حصہ ختم کر چکے ہیں۔

طباعت موجودہ زمانے میں انسائیکلو پیڈیا کی طرح کے مجموعوں کی اشاعت و طباعت کیلیے جو اسلوب اختیار کیا جاتا ہے فقہی انسائیکلو پیڈیا کیلیے اسی جدید ترین اسلوب اختیار کیا جائیگا۔ مجمل طور پر ہماری رائے یہ ہے کہ تمام اجزاء اور

مجلدات، بڑے سائز پر، بحرف متوسط دو کالموں میں شائع کیے جائیں۔ یہ طرز قبل ازیں ڈیلوز انسائیکلو پیڈیا کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔

اہلِ علم کا انتخاب کمیٹی ایسے تمام علماء اور ماہرین کے ناموں کا جائزہ لے رہی ہے جو انسائیکلوپیڈیا کی تدوین میں شریک کیے جا سکتے ہیں اور کسی موضوع کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس نوعیت کی انسائیکلوپیڈیا کی تالیف کسی ایک ملک کے اہلِ علم تک محدود نہیں رکھی جا سکتی۔ بلکہ اس میں تمام عالمِ اسلامی کے نادر و قابل اہلِ علم کی شرکت لازمی ہوگی اور ایک عالم کو ایک سے زائد موضوع کی تکلیف بھی دی جا سکتی ہے۔

واللہ ھو الموفق والھادی الی سواء السبیل